باکس 3.1:اسلامی بینکاری

2021ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں نے متاثر کن نمو کا سلسلہ جاری رکھا ۔ قرضوں اور سرمایہ کاریوں دونوں نے اثاثوں کی توسیع میں اہم کردار ادا کیا ، تاہم قرضوں کا حصہ قدرے بلند سطح پر رہا ، کیونکہ سرمایہ کاری اور ڈپازٹ کے تناسب میں مزید اضافہ ہو گیا تھا ۔ ڈپازٹس میں رقوم کی مضبوط آمد کے علاوہ اسلامی بینکاری اداروں نے اثاثوں کی نمو کو فنانس کرنے کے لیے خاصی مقدار میں قرضے لیے ۔ کم شرح منافع کے ماحول میں آمدنی کے اظہاریوں میں کچھ اعتدال دیکھا گیا ۔ تاہم ، کمزور خطرۂ قرض اور اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں بہتری سے قطع نظر اسلامی بینکاری اداروں کی لچکداری مضبوط رہی ۔ مزید برآں ، اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کو سازگار ضوابطی ماحول کی فراہمی کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں جن میں شریعت سے ہم آہنگ اسٹینڈنگ سیلنگ سہولت اور مضاربہ پر مبنی بازار زر کے سودوں کے ادخالات شامل ہیں ۔

عالمی اسلامی مالی خدمات کی صنعت کی نمو مضبوط رہی---

وبا سے متعلق چیلنجوں کے باوجود عالمی اسلامی مالیاتی خدمات کی صنعت نے اپنی متاثر کن نمو کی رفتار کو برقرار رکھا۔ تازہ ترین دستیاب اعداد و شمار کے مطابق عالمی اسلامی مالیاتی خدمات کی صنعت کے مجموعی اثاثے 2021ء کے دوران 10.7 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 2.7 ٹریلین ڈالر (جو 2019ء میں 2.4 ٹریلین ڈالر تھے) تک پہنچ گئے۔ اسلامی بینکاری اور اسلامی سرمایہ منڈیوں نے اثاثوں میں توسیع کو تقویت بہم پہنچائی، جبکہ تکافل میں معمولی سکڑاؤ دیکھا گیا۔[68]

چارٹ 3.1.1 : اثاثوں اور واجبات کے اجزائے ترکیبی (بہاؤ)

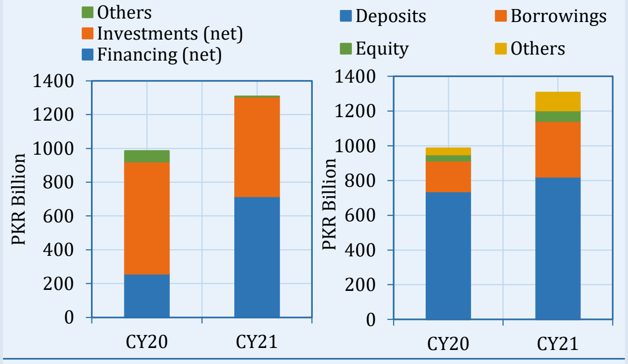

Source: SBP

2021ء میں ملکی اسلامی بینکاری کی صنعت نے اپنی مضبوط نمو کی رفتار برقرار رکھی---

اسلامی بینکاری اداروں[69] کی اثاثہ جات میں نمو نے اپنے روایتی ہم منصبوں پر سبقت لے جانے کا سلسلہ جاری رکھا، کیونکہ 2021ء کے دوران اس میں 30.6 فیصد کا اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس ہونے والی 30.0 فیصد نمو سے کچھ زیادہ ہے (**جدول 3.1.1**)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ توسیع کی رفتار 2012ء کے مقابلے میں بلند ترین سطح پر ہے۔ گذشتہ برس سرمایہ کاری پر مبنی نمو کے رجحان کے بعد 2021ء میں اثاثوں کی توسیع میں قرضوں نے اہم کردار ادا کیا (**چارٹ 3.1.1**)۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسلامی بینکاری ادارے اپنے حریف روایتی بینکوں کے مقابلے میں مالی خدمات پر زیادہ توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں، اور اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں کی بنیاد (مجموعی بینکاری شعبے کے 33.7 فیصد کے مقابلے میں) کا 46.6 فیصد قرضوں پر مبنی ہے۔

جدول 3.1.1:اسلامی بینکاری اداروں کی کارکردگی

	اسلامی بینکاری ادارے			روایتی بینک		
	2019ء	2020ء	2021ء	2019ء	2020ء	2021ء
	ارب پاکستانی روپے					
مجموعی اثاثے	3,284	4,269	5,577	18,708	20,854	24,482
سرمایہ کاریاں (خالص)	597	1,261	1,852	8,343	10,673	12,703
قرضے (خالص)	1,623	1,881	2,597	6,626	6,411	7,523
ڈپازٹس	2,652	3,389	4,211	13,301	15,130	17,509
	سال بسال فیصد تبدیلی					
مجموعی اثاثے	23.5	30.0	30.6	9.9	11.5	17.4
سرمایہ کاریاں (خالص)	15.9	111.3	46.8	12.8	27.9	19.0
قرضے (خالص)	7.4	15.9	38.1	2.8	-3.3	17.4
ڈپازٹس	20.4	27.8	24.2	10.4	13.7	15.7
	مجموعی اثاثوں میں حصہ (فیصد)					
سرمایہ کاریاں (خالص)	18.2	29.5	33.2	44.6	51.2	51.9
قرضے (خالص)	49.4	44.1	46.6	35.4	30.7	30.7
ایف ڈی آر / اے ڈی آر (فیصد)*	61.2	55.5	61.7	49.8	42.4	43.0

* ایف ڈی آر = فنانسنگ اور ڈپازٹس اور اے ڈی آر = قرضے اور ڈپازٹس

ماخذ: بینک دولت پاکستان

فنڈنگ کے لحاظ سے اسلامی بینکاری اداروں نے 821.7 ارب روپے مالیت کے ڈپازٹس جمع کیے، جو سال کے دوران 24.3 فیصد اضافے کو ظاہر کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں، اثاثوں کی بڑھتی ہوئی بنیاد کی اعانت کے لیے فنڈنگ کی طلب میں اضافے کو پورا کرنے کی خاطر قرض گیری میں بھاری اضافہ دیکھا گیا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ وقت گزرنے کے

68 آئی ایف ایس بی (2021ء)۔ اسلامی مالی خدمات کی صنعت کے استحکام کا جائزہ۔ تازہ ترین جائزے میں عالمی آئی ایف ایس آئی کی 2020ء تک کی کارکردگی کا احاطہ کیا گیا ہے۔

69 اسلامی بینکاری اداروں میں مکمل اسلامی بینکوں کے ساتھ ساتھ روایتی بینکوں کی اسلامی بینکاری برانچیں دونوں شامل ہیں۔

ساتھ ساتھ اسلامی بینکاری اداروں کی اہمیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، کیونکہ آخر 2021ء تک (آخر 2015ء میں 11.4 فیصد حصہ) بینکاری کے شعبے کے مجموعی اثاثوں کی بنیاد میں اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ تقریباً 20 فیصد (18.6 فیصد) تھا۔

اسی طرح، ڈپازٹس کا حصہ آخر دسمبر 2015ء کے 13.2 فیصد سے بڑھ کر 19.4 فیصد تک پہنچ گیا ہے (**چارٹ 3.1.2**)۔

چارٹ 3.1.2 : بینکاری صنعت میں اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ

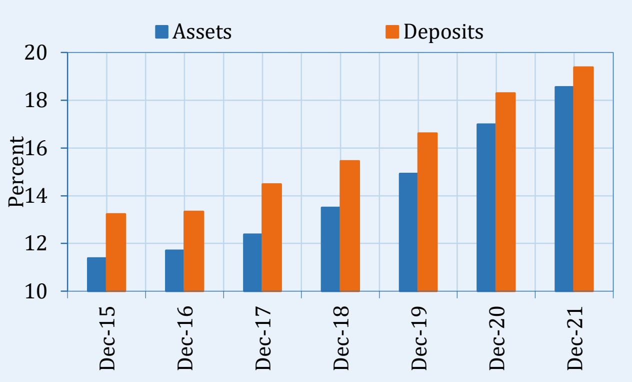

Source: SBP

قرضوں کے بہاؤ میں بڑا حصہ زرعی کاروبار، ٹیکسٹائل اور افراد کا تھا---

2021ء میں مجموعی خام قرضوں (بشمول سرکاری اور نجی) میں 731 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو 2020ء میں 271.6 ارب روپے تھا۔ زرعی کاروبار، ٹیکسٹائل اور افراد کا قرضوں کے مجموعی بہاؤ میں حصہ 60 فیصد تھا (**چارٹ 3.1.3**)۔ قرضوں کی نمو میں تیزی کی وجوہات میں معاشی سرگرمی کی بحالی، خام مال کی بڑھتی ہوئی قیمتیں، ٹی ای آر ایف کے تحت رقوم کی تقسیم، اور گندم کی خریداری[70] کے لیے اجناس کے قرضوں کی بلند سطح شامل ہیں۔

قرضوں کے جزوار تجزیے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مجموعی قرضوں کا 62 فیصد کارپوریٹ اداروں نے حاصل کیا۔ کارپوریٹ فنانسنگ کو بڑھانے میں جاری سرمائے اور طویل مدتی قرضوں نے اہم کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ، صارفی قرضے 92 ارب روپے کے اضافے سے بڑھ کر 282 ارب روپے تک پہنچ گئے، جس میں اہم حصہ گاڑیوں کے قرضوں میں 55.1 ارب روپے کے اضافے پر مشتمل تھا۔ مزید برآں، رہن قرضوں میں 33 ارب روپے کا خوش آئند اضافہ دیکھا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسلامی بینکاری اداروں کا پہلے ہی رہن قرضوں میں زیادہ حصہ ہے، اور رہن قرضوں کو فروغ دینے اور معیشت میں تعمیراتی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے مختلف اقدامات[71] سے اسے مزید تقویت حاصل ہوئی۔

چارٹ 3.1.3: مالی رقوم کی شعبہ وار آمد

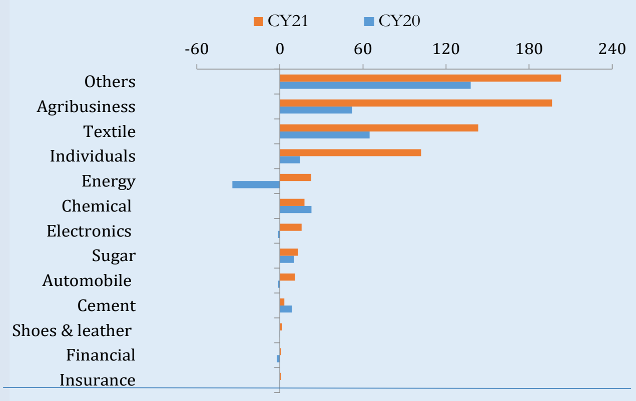

Source: SBP

قرضوں کے طریقوں کے لحاظ سے قرضوں کے بہاؤ میں شراکتی طریقہ کار (مشارکہ اور تقلیل مشارکہ) کی بالادستی بدستور قائم ہے۔ 2021ء کے دوران شراکتی اور تجارتی طریقوں کے تحت قرضوں میں بالترتیب 473 ارب روپے اور 212 ارب روپے کا اضافہ ہوا (**چارٹ 3.1.4**)۔

چارٹ 3.1.4: مالی رقوم کی مختلف ذرائع سے آمد

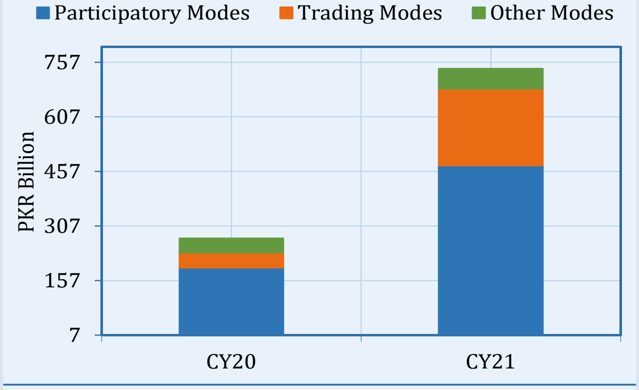

Source: SBP

یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ قرضوں اور ڈپازٹ کے تناسب میں قابل ذکر بہتری دیکھی گئی---

یہ امر قابل ذکر ہے کہ روایتی بینکوں کے مقابلے میں اسلامی بینکاری اداروں کے فریق وساطتی عمل میں مضبوط کردار ادا کر رہے ہیں۔ قرضوں میں مضبوط اضافے کا نتیجہ

70 کم از کم امدادی قیمت کو 1,400 روپے فی کلوگرام سے بڑھا کر 1,600 روپے فی 40 کلوگرام کر دیا گیا تا کہ گندم کی کاشت کی حوصلہ افزائی کی جاسکے۔

71 آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2021ء۔

قرضوں اور ڈپازٹ کے تناسب میں بہتری کی صورت میں نکلا جو آخر دسمبر 2021ء تک بڑھ کر 61.7 فیصد تک پہنچ گیا (آخر دسمبر 2020ء میں 55.5 فیصد)۔ لہٰذا، اسلامی بینکاری اداروں کے قرضوں اور ڈپازٹ کا تناسب اپنے حریف روایتی بینکوں کے آخر دسمبر 2021ء تک کے تناسب کے مقابلے میں بہتر ہے۔

شریعت سے ہم آہنگ تمسکات کی دستیابی میں اضافے کے ساتھ سرمایہ کاری کا جزدان مسلسل مضبوط نمو کی عکاسی کر رہا ہے، جس کے نتیجے میں سیالیت کا خاکہ بہتر ہو گیا ---

2021ء کے مقابلے میں اسلامی بینکاری اداروں کی سرمایہ کاریوں میں 592 ارب روپے (48.6 فیصد) کا اضافہ ہوا جو گذشتہ برس 664 ارب روپے (111.3 فیصد) تھا۔ یہ سرمایہ کاریاں اجارہ صکوک میں کی گئی ہیں۔[72]

سست رفتاری کے باوجود آخر دسمبر 2021ء تک سرمایہ کاری اور ڈپازٹ کا تناسب بڑھ کر 44.0 فیصد تک پہنچ گیا جو ایک سال قبل 37.2 فیصد تھا۔ مزید برآں، یہ امر قابل ذکر ہے کہ 2019ء تک مسلسل کمی کے بعد سرمایہ کاری اور ڈپازٹ کے تناسب میں مسلسل اضافہ دیکھا گیا ہے (**چارٹ 3.1.5**)۔ لہٰذا، آخر دسمبر 2021ء تک سیال اثاثوں اور مجموعی اثاثوں کا تناسب خاطر خواہ اضافے کے ساتھ بڑھ کر 33.2 فیصد تک پہنچ گیا، جو آخر دسمبر 2020ء تک 20.8 فیصد تھا۔ اس سے شریعت سے ہم آہنگ دستاویزات کی دستیابی میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے، جس سے اسلامی بینکاری اداروں کو اپنی سیالیت

چارٹ 3.1.5 : سرمایہ کاریوں اور ڈپازٹ کا تناسب

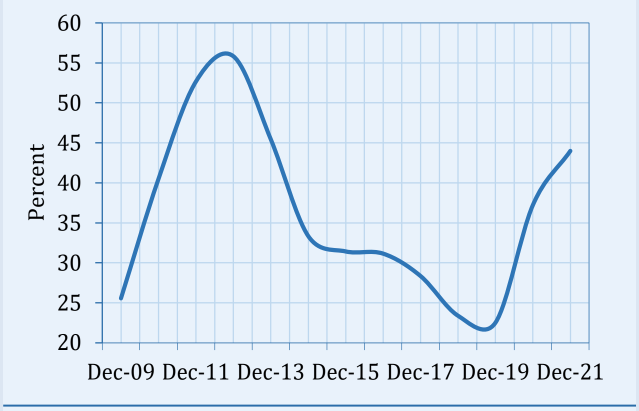

Source: SBP

کے انتظام میں سہولت ملتی ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں کے ڈپازٹس میں مضبوط نمو جاری رہی ---

بلحاظ فنڈنگ 2021ء کے دوران ڈپازٹس میں 24.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 27.8 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔ مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 2021ء میں صارفین کے ڈپازٹس میں ہونے والے تقریباً سارے اضافے میں بچتوں اور جاری کھاتے (غیر نفع بخش) نے حصہ ڈالا، جبکہ 2020ء میں ان کا حصہ 86 فیصد رہا۔ اس کا سبب معین ڈپازٹس میں 14 ارب روپے کا سکڑاؤ تھا جبکہ گذشتہ برس اس میں 82 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ معین ڈپازٹس میں سکڑاؤ کو منافع کی کم شرح سے منسوب کیا جاسکتا ہے جو معاون زری پالیسی کی وجہ سے 2021ء کے بیشتر حصے میں جاری رہی، اور جس کی وجہ سے منافع کے لحاظ سے حساس ڈپازٹروں نے سرمایہ کاری کے دیگر ذرائع تلاش کیے جبکہ اسلامی بینکاری اداروں نے کم لاگت سی اے ایس اے ڈپازٹس جمع کرنے پر توجہ مرکوز کرنے کی حکمت عملی کو اختیار کر رکھا تھا۔

ڈپازٹس میں اضافے کی مجموعی طور پر مضبوط رفتار، جو روایتی بینکوں کے معاملے میں بھی عیاں ہے، میں متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا، جن میں بڑھتی ہوئی ترسیلات زر اور آر ڈی اے رقوم کی آمد، بہتر معاشی سرگرمی وغیرہ شامل ہیں۔

اثاثوں کی بنیاد میں بلند نمو کے سبب اسلامی بینکاری اداروں کا گذشتہ برس کے مقابلے میں قرضوں پر انحصار بڑھ گیا ---

اسلامی بینکاری اداروں کی قرض گیری (اختتام سال کا بیلنس) میں 91.3 فیصد اضافہ ہوا، اور آخر دسمبر 2021ء تک اثاثوں کی بنیاد میں ان کا حصہ بڑھ کر 12 فیصد تک پہنچ گیا (دسمبر 2020ء میں 8.2 فیصد)۔ یہ اضافہ فنانسنگ کی مختلف اسکیموں کے تحت قرضوں میں ہوا تھا۔

اثاثہ جاتی اظہاریوں کے مطابق خطرۂ قرض قابو میں رہا ---

2021ء میں اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثہ جاتی معیار میں مزید بہتری آگئی، کیونکہ آخر دسمبر 2021ء تک غیر فعال قرضوں کا تناسب گر کر 2.7 فیصد پر آ گیا، جو ایک سال قبل 3.2 فیصد تھا۔ اگرچہ 2021ء میں غیر فعال قرضوں کے اسٹاک میں 16.4 فیصد نمو ہوئی، تاہم قرضوں میں تیزی سے اضافے نے خطرۂ قرض کو قابو میں رکھا۔ مزید برآں، تموین اور غیر فعال قرضوں کا تناسب آخر دسمبر 2020ء کے 82.4 فیصد سے بڑھ کر 90.8 فیصد پر آ گیا۔ خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب بھی گذشتہ برس کے 4.2 فیصد سے کم ہو کر 2.1 فیصد پر آ گیا، جو غیر قانونی جزدان سے اسلامی بینکاری اداروں کے کمزور خطرے کو ظاہر کرتا ہے (**چارٹ 3.1.6**)۔

اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی مستحکم رہی ---

2021ء میں اسلامی بینکاری اداروں کی بعد از ٹیکس آمدنی میں 4.5 فیصد نمو ہوئی۔ اگرچہ منافع کی کم شرح، تموین کے اخراجات میں تیزی کی سے خالص مارک اپ آمدنی سست ہو گئی، تاہم غیر مارک اپ آمدنی میں نمایاں اضافے سے اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی کو تقویت ملی۔

[72] ایف آر آر میں 89 ارب روپے اور وی آر آر صکوک میں 647 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی گئی۔

کم شرح منافع کے ماحول اور اثاثوں کی بنیاد میں مضبوط نمو کی بدولت بعد از ٹیکس اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع کم ہو کر بالترتیب 1.3 فیصد (گذشتہ برس کے 1.6 فیصد) اور 21.4 فیصد (گذشتہ برس کے 24.5 فیصد) ہو گیا۔

چارٹ 3.1.6 : اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے

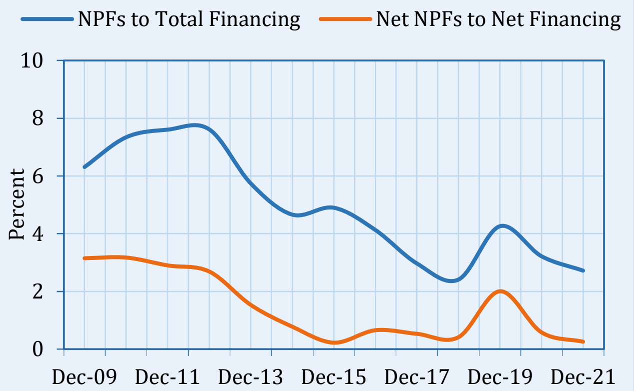

Source: SBP

اسلامی بینکاری اداروں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت مضبوط رہی ---

آخر دسمبر 2021ء تک شرح کفایت سرمایہ کچھ کمی کے ساتھ ایک سال پہلے کے 16.6 فیصد سے گر کر 16.0 فیصد پر آ گئی۔ اگرچہ اس کے تناسب میں کمی واقع ہوئی لیکن اس کی سطح کم از کم مقامی اور عالمی ضوابطی تقاضوں کا بالترتیب 10.5 فیصد اور 11.5 فیصد رہی۔

مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی اہل سرمائے میں 14.3 فیصد اضافے کے مقابلے میں مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 18.8 فیصد کی مضبوط نمو شرح کفایت سرمایہ پر منتج ہوئی۔ تاہم، یہ فنانسنگ کی سرگرمیوں میں معاونت کے لیے سرمائے کے استعمال کو بھی ظاہر کرتی ہے، جس سے بینکوں کی آمدنی اور سرمائے کی پوزیشن کی توسیع میں مدد ملے گی۔

مجموعی اہل سرمائے میں 24 ارب روپے کے اضافے کا اہم محرک سطح اول کا سرمایہ تھا، جس میں 20 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ سطح اول اور خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تناسب 12.8 فیصد پر تھا، جس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ضوابطی سرمائے کا بیشتر حصہ بہتر معیار کے تمسکات پر مشتمل تھا، جو کسی بھی بحرانی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لیے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لحاظ سے خوش آئند ہے۔

مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 75 فیصد سے زائد اضافے میں خطرۂ قرض بہ وزن اثاثوں نے اہم کردار ادا کیا، جو مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں کے 80.1 فیصد پر مشتمل ہے، جس کے بعد آپریشنل خطرے کے حامل اثاثے (17.4 فیصد) اور خطرۂ منڈی کے اثاثے (2.5 فیصد) شامل ہیں۔

اسٹیٹ بینک مسلسل اسلامی بینکاری اداروں کو سازگار ضوابطی ماحول فراہم کر رہا ہے ---

صنعت کے بڑھتے ہوئے حجم، اس کے آپریشنز کی نوعیت اور مصنوعات اور خدمات کے متنوع جزدان کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرورت اس امر کی ہے کہ شریعت سے غیر ہم آہنگ خطرے کا انتظام کرنے کے لیے اسلامی بینکاری کی پوری صنعت میں یکساں طریقے اختیار کیے جائیں، اور اسٹیٹ بینک نے اس ضمن میں شریعت سے غیر ہم آہنگ خطرے کے انتظام پر مرتکز مزید ہدایات[73] جاری کی ہیں۔ خصوصاً، اسٹیٹ بینک نے 2021ء کے دوران شریعت سے ہم آہنگ اسٹینڈنگ سیلنگ کی سہولت اور مضاربہ پر مبنی بازار زر کے سودوں کے ادخالات کو متعارف کرایا تا کہ اسلامی بینکاری اداروں کی جانب سے انہیں درپیش سیالیت کے انتظام کے مسائل سے نمٹا جا سکے (دیکھیے، **ضمیمہ الف**)۔[74،75] ان کی شرح کفایت سرمایہ کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔

نتائج

اس مشق کے نتائج کے خلاصے کو **چارٹ 4.15** میں دیا گیا ہے جو 2020ء کی ہر سہ ماہی کے لیے آخر سہ ماہی کے ڈیٹا پر مبنی ہے۔ یہ نتائج مجموعی سطح کے تجزیے کے نتائج سے ہم آہنگ ہیں۔ اس کے تحت شعبہ بینکاری کے انفکشن تناسب میں خاصا اضافہ ہو سکتا ہے، جس کے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لیے منفی مضمرات ہو سکتے ہیں۔ تاہم سرمائے کی خاصی بفرز کے پیش نظر نظام مجموعی بنیادوں پر اب بھی اس دھچکے سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے کیونکہ بڑے بگاڑ کے باوجود اس کی شرح کفایت سرمایہ اس کی کم از کم مقامی اور عالمی سطح سے بلند رہے گی جو بالترتیب 11.5 فیصد اور 10.5 فیصد بنتی ہے۔

---

[73] آئی ڈی پی سرکلر نمبر 01 برائے 2021ء بتاریخ 14 جون 2021ء۔

[74] ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 24 برائے 2021ء۔

[75] ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 25 برائے 2021ء۔